

## 262970-اگر قرآن مجید پر گنگی لگ جائے تو کس طرح پاک کریں

سوال

اگر غیر ارادی طور پر قرآن مجید پر گنگی لگ جائے تو کیا صرف پانی بانے سے پاک ہو جائے گا؟ یا ہم پانی بہا کر ٹشوپیپر یا فوم وغیرہ سے نشک بھی کریں؟

پسندیدہ جواب

قرآن مجید کو گنگی سے پاک صاف رکھنا انتہائی ضروری ہے۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے : (وَمَنْ يُعَظِّمْ شَعَارَ اللَّهِ فَإِنَّهَا مِنْ تَقْوَى النَّقُوبِ)  
ترجمہ : اور جو بھی اللہ تعالیٰ کے شعائر کی تنظیم کرے تو یہ دونوں کے تقویٰ میں سے ہے۔ [انج : 32]

وقال اللہ تعالیٰ : (وَمَنْ يُعَظِّمْ حُرْنَاتَ اللَّهِ فَهُوَ نَزِيرُهُ)  
ترجمہ : اور جو بھی اللہ تعالیٰ کی حرمت والی چیزوں کا تنظیم کرے تو یہ اس کیلئے بہتر ہے۔ [انج : 30]

شیخ محمد بن ابراہیم رحمہ اللہ کستہ ہیں :  
”آیت میں مذکور ”حُرْنَات“ سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سنن اور فرائض سے متعلق احکامات کی پاسداری کریں، چنانچہ فرائض میں اللہ تعالیٰ نے یہ بھی شامل فرمایا ہے کہ قرآن مجید اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کا احترام کیا جائے۔

اسی طرح آیت میں مذکور ”شَعَارَ“ سے مراد ہر وہ چیز ہے جس میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے حکم موجود ہے، اللہ تعالیٰ نے اس کا تعارف کروایا ہے یا اسے علمت قرار دیا، چنانچہ ان میں قرآن مجید اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت بھی شامل ہے۔ ”انتہی فتاویٰ شیخ محمد بن ابراہیم“ (32/2)

قرآن مجید کے اوراق کی حفاظت کرنا، انہیں گندگی سے بچانا بھی قرآن مجید کی تنظیم اور احترام میں شامل ہے، بلکہ قرآن مجید کے احترام پر سب اہل علم کا اجماع ہے۔

امام نووی رحمہ اللہ کستہ ہیں :  
”تمام مسلمانوں کا قرآن مجید کے احترام اور تحفظ کے متعلق اجماع ہے۔“

نیز ہمارے [شافعی] فضلانے کرام کا تو یہاں تک کہنا ہے کہ : اگر کوئی مسلمان قرآن مجید کو۔ نعوذ بالله۔ گندگی میں پھینک دے تو وہ کافر ہو جائے گا۔

اسی طرح انہوں نے یہ بھی کہا ہے کہ : قرآن مجید پر ٹیک لگانا حرام ہے، بلکہ کسی بھی شرعی علم کی کتاب کو تحریک بنانا حرام ہے۔ ”انتہی التبیان فی آداب حملۃ القرآن“ (ص 190-191)

اس بنا پر مصحف کو گندگی لگنے پر اسے فوراً پاک صاف رکھنا واجب ہے۔

قرآن مجید کے جس حصے کو دھونے کی وجہ سے اس کے خراب ہونے کا خدشہ ہو تو پھر گندگی ہٹانے کیلئے پانی سے دھونا ضروری نہیں ہے بلکہ کوئی بھی ایسا طریقہ استعمال کیا جاسکتا ہے جس سے کاغذ وغیرہ خراب بھی نہ ہوا اور گندگی بھی زائل ہو جائے، مثلاً: ٹشوپر سے صاف کر دیں یا پھر ہوا یاد ہوپ یا کسی بھی مناسب چیز کے سامنے رکھ کر نشک کر لیں، مقصد یہ ہے کہ قرآن مجید کے صفات وغیرہ کو مزید نقصان پہنچائے بغیر جس طریقے سے بھی گندگی کا ازالہ ممکن ہوا زالہ کر دیا جائے۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کستے ہیں:

"اگر گندگی ایسی جگہ پر لگی ہوئی ہے جسے دھونے سے صفات خراب ہو جائیں گے، مثلاً: ریشم کے کپڑے پر لکھا ہوا ہے یا کاغذ وغیرہ پر لکھا ہوا اور دھونے سے روشنائی بھی دھل جائے گی تو علمائے کرام کی دو آراء میں سے صحیح ترین راستے کے مطابق اسے دھونے کی ضرورت نہیں ہے۔"

اس کی دلیل یہ ہے کہ: پانی کے علاوہ کسی اور چیز سے نجاست زائل کرنے کے متعلق فہرست حنبلی اور دیگر فقہی مذاہب کے علمائے کرام کے تین اقوال ہیں۔

چنانچہ ایک قول یہ ہے کہ: کوئی بھی چیز جس سے گندگی زائل کرنا ممکن ہے تو اس سے گندگی زائل کی جاسکتی ہے، یہ موقف ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا ہے اور یہ مصبوط موقف ہے۔

دوسراؤل: صرف پانی سے گندگی زائل کرنا جائز ہے، یہ شافعی کا موقف ہے۔

تیسرا قول یہ ہے کہ: ضرورت کے وقت غیر پانی سے گندگی زائل کرنا جائز ہے، یہ امام مالک کا موقف ہے "انتہی

"جامع المسائل" (313/9-314)

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ مزید کستے ہیں:

"اس مسئلے میں راجح موقف یہی ہے کہ: نجاست جس طریقے سے بھی زائل ہو جائے گا؛ کیونکہ جس چیز [یعنی نجاست] کی وجہ سے حکم تبدیل ہوا تھا اس نجاست کے زائل ہونے سے حکم بھی زائل ہو جائے گا۔۔۔" انتہی

"مجموع الفتاویٰ" (21/475)

اسی طرح شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کستے ہیں:

"صحیح موقف یہ ہے کہ: کسی بھی چیز سے نجاست زائل ہو گئی تو وہ جگہ پاک ہو جائے گی؛ کیونکہ نجاست ایک نظر آنے والی چیز کا نام ہے، جب وہ زائل ہو گئی تو اس کا حکم بھی زائل ہو گیا، لہذا نجاست کوئی غیر مرئی و صفت نہیں ہے جیسے کہ بے وضنگی میں ہوتا ہے، جو کہ اسی طریقے سے زائل ہو گئی جو شریعت نے ہمیں بتالیا ہے۔

فہمائے کرام رحمہم اللہ کستے ہیں: جب بہت زیادہ نجس پانی میں آنی والی تبدیلی خود خود ختم ہو جائے تو وہ پانی پاک ہو جائے گا، اسی طرح جب شراب خود بخود سرکہ بن جائے تو وہ بھی پاک ہو جاتا ہے" اور یہ دلیل ہے کہ بغیر پانی کے بھی چیزیں پاک ہو سکتی ہیں۔

لہذا سابقہ دلائل میں کسی چیز کو پاک صاف کرنے کیلئے جہاں بھی پانی کا ذکر کیا گیا ہے اس کا مطلب ہرگز یہ نہیں ہے کہ پانی سے ہی چیزوں کو پاک صاف کرنا لازمی ہے! بلکہ وہاں پانی کا ذکر اس لیے کیا گیا ہے کہ اس سے نجاست فوری زائل ہو جاتی ہے اور اس میں مختلف افراد کیلئے آسانی کا پہلو بھی ہے۔" انتہی

"الشرح المتع" (30/1)

والله عالم.